بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم ہفتہ - ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ ۲۲ ہجرت ۱۳۳۳ ہش - ۲۲ مئی ۱۹۵۴ء نمبر ۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۰ مئی - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے کل حضور کی طبیعت خراب رہی - پیٹ میں ہلکی درد ابھی جاری ہے - اور اجابت ٹھیک نہیں ہو رہی - کبھی قبض کبھی پیچش ہو جاتی ہے - احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں ؛

ہسپانوی مراکش کی خودمختاری کا عنقریب اعلان ہو جائے گا

قاہرہ ۲۱ مئی - عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل مسٹر عبدالخالق حسونہ نے سپین سے قاہرہ واپس آنے پر بتایا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ سپین کی حکومت جلد ہسپانوی مراکش کو حکومت خود اختیاری دینے کا اعلان کر دے گی۔ آپ نے کہا کہ سپین کے ارباب اختیار نے مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ سپین فرانس کے نامزد کردہ نام نہاد سلطان مراکش مولائے محمد عرفہ کو سلطان تسلیم نہیں کرے گا نیز سپین اور پرتگال اسرائیل کو بھی تسلیم نہیں کریں گے -

ہند چینی میں جنگ کی شدت

ہنوئی ۲۱ مئی - فرانسیسی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی بمبار طیاروں نے دریائے سرخ کے ڈیلٹا کی طرف پیش قدمی کرنے والی ویٹ منہ فوج پر زبردست حملے شروع کر دیئے ہیں - ویٹ منہ کی پیش قدمی سے ہنوئی میں سخت خوف و ہراس طاری ہو گیا ہے - فرانسیسی ہائی کمان کے اعلامیہ میں بتایا گیا کہ ویٹ منہ فوجیں ہنوئی کو ہیفونگ سے کاٹ دینے کے لئے کسی وقت بھی بھرپور حملہ شروع کر سکتی ہیں -

سندھ میں جنگلات لگانے کی سکیم

حیدرآباد سندھ ۔ ۲۱ مئی - حکومت سندھ نے دریائے سندھ کی وادی چٹیل پہاڑوں اور میدانوں میں جنگلات لگانے کی ایک سکیم تیار کی ہے ۔

محمود ہارون پھر میئر منتخب ہو گئے

کراچی ۲۱ مئی - کراچی کے میئر مسٹر محمود ہارون اگلے سال کے لئے بھی کراچی کے میئر منتخب ہو گئے ؛

لاہور کا موسم

لاہور ۲۱ مئی - آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۲،۸ اور کم سے کم درجہ حرارت ۸۹،۳ تھا ؛

ہند چینی میں لڑائی بند کرنے کی شرطوں پر کمیونسٹوں اور مغربی طاقتوں کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی

مغربی طاقتوں میں کوریا کو متحد کرنے کی ایک نئی تجویز پر اتفاق رائے ہو گیا

جنیوا ۲۱ مئی - آج جنیوا میں مغربی طاقتوں اور کمیونسٹوں کے درمیان ہند چینی میں لڑائی بند کرنے کی شرطوں پر بات چیت شروع ہو گئی - سیاسی مبصرین کے خیال میں آج تیسرے پہر کا اجلاس بہت اہمیت رکھتا ہے ۔ خیال ہے کہ آج کے اجلاس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ویٹ نام لاؤس اور کمبوڈیا کے سوال کا جائزہ لینے کے لئے تین سب کمیٹیاں قائم کی جائیں - لیکن اگر فی الحال تین سب کمیٹیاں قائم کرنا ممکن نہ ہو - تو ایک سب کمیٹی قائم کی جائے - جو ویٹ نام میں لڑائی بند کرنے کے مسئلہ کا جائزہ لے - دریں اثنا جنیوا میں مغربی طاقتوں میں کوریا کو متحد کرنے کی ایک نئی تجویز پر اتفاق رائے ہو گیا - اس نئی تجویز کے مطابق شمالی کوریا سے چینی فوجیں ہٹ جانے اور جنوبی کوریا کے آئین میں ترمیم کرنے کے بعد تمام کوریا میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی عام انتخابات کرائے جائیں - اس نئی تجویز پر جنوبی کوریا کے نمائندے نے بھی آمادگی ظاہر کر دی ہے - کوریا کے بارہ میں کل ایک اور اجلاس ہو گا -

برطانیہ نے جبل الطارق کی واپسی کے متعلق بات چیت کرنے کا وعدہ کیا تھا

سپین کی وزارت خارجہ کا دعویٰ

میڈرڈ ۲۱ مئی - سپین کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کے زمانہ کی جو دستاویزات ہمارے پاس موجود ہیں - ان سے اس بات کا ثبوت مل جاتا ہے - کہ برطانیہ نے سپین سے وعدہ کیا تھا - کہ وہ دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ پر جبل الطارق کی واپسی کے متعلق بات چیت کرے گا - وزارت خارجہ کے اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ جو دستاویزات ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ نے ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۲ء کے درمیان یہ پیشکش کی تھی - کہ اگر وہ موجودہ جنگ میں غیر جانبدار رہا - تو وہ یقیناً کہ برطانیہ جنگ کے خاتمہ پر جبل الطارق کی واپسی کے متعلق اس سے بات چیت کرے گا - بلکہ شمالی افریقہ کے متعلق اس کے دعووں پر بھی غور کرے گا - یاد رہے کہ اس سے پہلے مسٹر چرچل نے دارالعوام میں اعلان کیا تھا کہ برطانیہ نے سپین سے جبل الطارق کی واپسی کے متعلق کوئی وعدہ نہیں کیا تھا ۔

-- اوٹاوہ ۲۱ مئی کینیڈا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیائی دفاعی تنظیم کے بارہ میں جس میں برطانیہ کو شریک نہیں کیا گیا - ہمیں کوئی مراسلہ موصول نہیں ہوا - انہوں نے کہا جب تک ہمیں باقاعدہ طور پر مطلع نہیں کیا جاتا - اس وقت تک کینیڈا اس بارہ میں کوئی کارروائی نہیں کرے گا ؛

نارائن گنج کے حالات پر غور کرنے کے لئے مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا اجلاس

کراچی ۲۱ مئی آج صبح مسلم لیگ کی مرکزی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہوا - جو دو گھنٹہ تک جاری رہا پارٹی نے وزیر محنت ڈاکٹر عبدالمطلب مالک سے نارائن گنج کے فسادہ زدہ علاقہ کے دورہ کے تاثرات سنے - ڈاکٹر مالک جو آدم جی جوٹ ملز کے سانحہ سے پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے ڈھاکہ گئے تھے کل رات کراچی واپس پہنچ گئے - اس سے پہلے انہوں نے وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ملاقات کی - اور اپنے دورہ کی تفصیلات بیان کیں - آج شام مرکزی کابینہ کا ایک اور اجلاس ہوا ہے - جس میں اس حادثہ سے پیدا شدہ صورت حال پر مزید غور کیا گیا -

کراچی میں صوبائی وزراء اعلےٰ کی کانفرنس

کراچی ۲۱ مئی - مشرقی بنگال کی تازہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے کل صوبائی وزرائے اعلےٰ کی کراچی میں ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے - اس میں شرکت کے لئے مشرقی بنگال کے وزیر اعلےٰ مسٹر اے کے فضل الحق ڈھاکہ سے کراچی روانہ ہو گئے ہیں - وہ آج رات کراچی پہنچنے والے ہیں کرشک سرمک پارٹی جس نے آج یوم امن منایا اس سلسلہ میں ایک پیغام دیتے ہوئے مسٹر فضل الحق نے کہا ہے کہ یوم امن شہریوں کے مختلف طبقات میں اچھے جذبات پیدا کرنے کے لئے منایا جا رہا ہے - آپ نے کہا نارائن گنج کے حادثہ میں جو جانی نقصان ہوا ہے ملک کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی - مجھے اس حادثہ سے سخت صدمہ پہنچا ہے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انتظامیہ پریس ہال کر کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ٭ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بہت صدقہ و خیرات کرنے والے تھے۔ اور رمضان میں آپ بہت زیادہ صدقہ کرتے جب آپ سے حضرت جبریل ملاقات کرتے۔ اور جبریل آپ سے رمضان میں ہر رات ملاقات کرتے۔ یہاں تک کہ یہ مہینہ گذر جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبریل پر قرآن مجید پیش کرتے۔ پس جب آپ سے جبریل ملتے۔ تو آپ خیرات کرنے میں تیز ہوا سے بھی بڑھ جاتے ٭

شہر منٹگمری کے قریب میں قریباً ½۲ مربعہ رقبہ نہری قابل فروخت ہے

چک $\frac{66}{5.5}$ آر جو شہر منٹگمری سے ۵، ۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ قریباً ½۲ مربعہ رقبہ نہری قابل فروخت ہے۔ یہ رقبہ صدر انجمن احمدیہ کا ملکیت و مقبوضہ اور ہر ایک قسم کے تنازعہ سے پاک و صاف ہے اس رقبہ کو موقع پر دیکھنے اور تفصیلات اراضی نہری معلوم کرنے کے لئے خریدار اصحاب مکرم جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری سے مل لیں۔ جن اصحاب کو یہ رقبہ پسند ہو اور خریدنا چاہیں۔ وہ اپنی اپنی پیشکش پتہ ذیل پر بھجوا دیں۔ زر بیعہ یکمشت لیا جائے گا۔ اخراجات رجسٹری، انتقال وغیرہ بذمہ خریدار ہوں گے۔ قیمت کا آخری فیصلہ صدر انجمن احمدیہ کے اختیار میں ہوگا۔

المشتہر:۔ شیخ محمد دین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ (ضلع منٹگمری)

زمیندارہ مجالس کی توجہ کیلئے

آپ کو علم ہوگا۔ کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں اکثریت زمیندارہ مجالس کی ہے۔ لہذا اس تنظیم کی مضبوطی اور کامیابی کا راز اس میں مضمر ہے۔ کہ تمام مجالس بیدار ہوں۔ مگر جہاں تک رسالہ خالد کے چندہ کی ادائیگی کا سوال ہے۔ اکثر مجالس اس طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہیں۔ جس کی وجہ سے ادارہ مالی بوجھ کے نیچے دبا ہوا ہے۔ لہذا تمام زمیندارہ مجالس کے عہدہ داران کی خدمت میں درخواست ہے کہ خالد کے بقایا جات کی طرف ان دنوں میں خصوصیت سے توجہ دیں۔ جبکہ نئی فصل نکل رہی ہے اور کم از کم آئندہ ایک سال کا چندہ بھی بطور پیشگی ارسال فرما کر ادارہ کی مالی امداد فرمائیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ)

احباب فائدہ اٹھائیں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے فٹر اور خراد کے کام کی سکھلائی کا بندوبست کیا ہے۔ جو دوست یہ کام سیکھنا چاہتے ہوں۔ ہماری لائبریری واقع جودھامل بلڈنگ میں تشریف لاکر تفصیلات دریافت فرما سکتے ہیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سفر میں روزہ نہ رکھیں

حضرت اقدس مسیح موعود سے دریافت کیا گیا کہ سفر کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ "قرآن کریم سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ فمن کان منکم مریضًا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اُخر یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے یہ اللہ تعالےٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھے جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عدۃ من ایام اُخر۔ کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے۔ تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالےٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے"۔ (الحکم ۲۲ فروری ۱۸۹۹ء)

بر وفات حضرت مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر مرحوم

اے تیز رو مسافر احمد کے کارواں کے
اے جاں نثار خادم بطحا کے آستاں کے
لاریب جا ملا تو احمد کی انجمن میں
باقی ہے نام تیرا اس وادیٔ کہن میں
کیا پاک زندگی تھی خوش بخت و خوش نوا تھا
ملت کی محفلوں میں چرچا ترا سدا تھا
تیرا کلام وقف دین متیں رہا ہے
تیرا سلام وقف سلطانِ دیں رہا ہے
صد رشک ہے یہ رحلت اے عاشقانِ ملت
اے کاش ہم بھی کرتے دینِ متیں کی خدمت
چلتا ہے کارواں یہ یا رب تیرے سہارے
رحمت سے اپنی پیارے ہم کو بھی پار اتارے
اے دو جہاں کے مالک تو رحم ہم پہ کرنا
اسلام پر ہو جینا اسلام پر ہو مرنا (آمین)

(خاکسار عبد الحکیم عفی عنہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۲ ہجرت ۱۳۳۱ھش

ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیئے

ہم میں سے ہر ایک احمدی ہونے کا دعویدار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اس دعوے کو سچا ثابت کرنے کی توفیق دے۔ مگر ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے۔ کہ ہم روز کم سے کم ایک بار رات کو سوتے وقت یا صبح کو سوکر اٹھتے وقت الغرض کسی وقت جب ہمارے دل و دماغ دنیاوی افکار کی آلائش سے پاک ہوں۔ ہم اپنا محاسبہ کریں۔ کہ ہم کہاں تک اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ کیا ہم نے ان تقاضوں کو جو احمدیت ہم سے کرتی ہے۔ تمام کے تمام نہ سہی۔ ان میں سے نوے فی صدی کا اسی فی صدی ۔ ستر فی صدی ۔ ساٹھ فی صدی پچاس فی صدی یا اس سے بھی کم فی صدی پورا کیا ہے۔ یا پورا کرنے کی کما حقہٗ کوشش کی ہے؟

ہمیں یہ بات یاد رکھنی لازم ہے۔ کہ صرف احمدی کہلانا اور نمازیں ادا کر لینا۔ روزے رکھ لینا۔ حج کا فریضہ ادا کر لینا وغیرہ اعمال جہاں ضروری ہیں۔ محض ایسا کر لینے سے ہم حقیقی احمدی نہیں بن سکتے۔ جب تک اپنے آپ میں وہ اسلامی اخلاق پیدا نہ کریں۔ اور اپنا کردار ان اصول کے سانچے میں نہ ڈھالیں۔ جو اسلامی تعلیم ہم سے تقاضا کرتی ہے۔ اور قرآن کریم اور سنت نبویؐ جن کا ہم سے مطالبہ کرتے ہیں۔ اور جن کو اس زمانے کے امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی کئی طریقوں سے ہم پر واضح فرمایا ہے۔ اور ہمیں انہیں اختیار کرنے کی تاکید فرمائی۔ اور نہایت دردناک انداز میں ہمارے دل و دماغ پر انہیں مرتسم کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم اور سنت نبویؐ کی روشنی میں اسلامی عقائد کو جو صحیح منظر میں پیش کیا ہے۔ اور غلط عقائد کی اصلاح فرمائی ہے۔ وہ بطور بنیاد کے ہماری زندگی کو شاہراہ مستقیم پر چلانے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ مگر یہ صرف راہ مستقیم ہے۔ اصل کام اس راہ مستقیم پر چلنا ہے۔ اور اپنے دور حیات کو اس طریق سے بسر کرنا ہے۔ جو راہ مستقیم پر چلنے کے لئے ہمیں اختیار کرنا ضروری ہے۔

اسکی مثال اس طرح سمجھنی چاہیئے۔ کہ ہماری منزل مقصود کو جانے والی سیدھی سڑک ہم کو بتا دی گئی ہے۔ سڑک کے دونوں طرف حد بندی کے نشانات قائم کر دیئے گئے ہیں۔ وہ تمام ذرائع بھی مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ جن کو استعمال کر کے ہم اس سڑک پر چل کر منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں۔ یہ سب چیزیں واضح اور موجود ہیں۔ بے شک ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ صراط مستقیم ہے۔ جو ہمیں منزل مقصود تک پہنچا دیگی۔ اور یہی وہ ذرائع ہیں۔ جن کو استعمال کر کے ہم اس صراط مستقیم پر چل کر منزل مقصود پر پہنچ سکیں گے۔ مگر نہ اس راہ مستقیم پر چلتے ہیں۔ اور نہ ان ذرائع کو کام میں لاتے ہیں۔ بلکہ جمود کی سی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور دھرنا مار کر بیٹھے رہتے ہیں۔ یا چلتے ہیں۔ تو اس طرح کہ دو قدم آگے رکھتے ہیں۔ تو چار قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ یا لنگڑا لنگڑا کر چلتے ہیں۔ اور کبھی راستے کے دائیں طرف کود کر چلنے لگتے اور کبھی بیچ میں یا کبھی بائیں طرف نکل آتے ہیں۔ تو راہ مستقیم۔ اس پر چلنے کے ذرائع کی موجودگی اور ان پر ہمارے یقین کا ہمیں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم منزل مقصود تک کس طرح پہنچ سکتے ہیں؟

اگر یہ حالت ہے۔ تو سچ تو یہ ہے۔ کہ ہماری حالت ان سے بدتر ہے۔ جن کو صراط مستقیم کا علم ہی نہیں۔ جن کو ذرائع پر ایمان ہی نہیں۔ کیونکہ وہ منزل مقصود پر نہ پہنچنے کے لئے کم سے کم یہ عذر تو رکھتے ہیں۔ کہ ہمیں راہ مستقیم کا علم ہی نہیں ہوا۔ اور نہ ذرائع کو ہی ہم نے پہچانا۔ ایسے لوگوں کے مقابلہ میں ہمارے پاس کیا عذر رہ جاتا ہے۔ جبکہ ہم دعویدار ہیں۔ کہ ہم کو صراط مستقیم کا علم ہے۔ اور ذرائع پر ہمیں یقین ہے۔ مگر ہم ان سے استفادہ نہیں کرتے۔ اور وہیں کے وہیں جمے رہتے ہیں۔ جہاں علم ہونے سے پیشتر ہم جمے ہوئے تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے پاس کوئی نئی تعلیم نہیں لائے۔ وہی تعلیم ہے۔ جو سیدنا ختمی مآب سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کی نجات کے لئے بھیجی۔ اور جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود عمل کر کے ہمارے سامنے اپنا اسوۂ حسنہ رکھا ہے۔ وہی تعلیم ہے۔ اس میں سر مو فرق نہیں۔ وہی تعلیم جس پر چل کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضؓ نے منزل مقصود کو پا لیا۔ اور اپنے کردار سے تاریخ عالم میں ایک ایسا اخلاقی باب لکھا۔ کہ جس کی نظیر نہیں۔

البتہ اللہ تعالےٰ نے جیسا چاہا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی تعلیم کی تفصیل موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق ہمارے سامنے پیش کی۔ اور خود اس پر عمل کر کے دکھایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت سے ان کی تقریر و تحریر میں وہ اعجازی اثر بھر دیا۔ کہ جس نے سنا اور پڑھا۔ اس کا دل موہ لیا۔ ہزاروں نے اس سے استفادہ کیا۔ اور اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ بن گئے۔ اور آخرین منھم کا نظارہ دکھا گئے۔

پھر کیا ہمارا فرض نہیں ہے۔ کہ ہم بھی ہر روز اپنا محاسبہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے معیاروں کے مطابق کرتے رہیں۔ اور اپنے اعمال اور کردار کو اس سانچے میں ڈھالنے کی انتھک سعی کرتے رہیں۔ جو ان معیاروں پر پورا اترتا ہے۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "کشتی نوح" سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ اور ہر احمدی کہلانے والے سے التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنا چہرہ اس آئینے میں دیکھے۔ اور وہ نقائص اور داغ جو باقی رہ گئے۔ ان کو دور کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں صحیح معنوں میں شامل ہو کر اس مقصد کی تکمیل میں ممد و معاون بنے۔ جس کے لئے اس نے بیعت کی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج میں داخل ہوا ہے۔ فھوھٰذا۔

"یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ گناہ ایک زہر ہے۔ اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اس سے بچو۔ دعا کرو۔ تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے اور رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا۔ جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں۔ ان کی بات کو نہیں مانتا۔ اور ان کی تعہد خدمت سے لاپروا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا۔ کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا۔ کسی پہلو سے توڑتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے۔ اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور ان کا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۷، ۱۸)

عیسائیت میں حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ کی اہمیت

محمد شفیع اشرف

—(۴)—

گذشتہ قسط میں درج شدہ متی اور مرقس کی پیشگوئیوں کے مطابق عیسائیوں کے نزدیک عیسائیت کی نشاۃ ثانیہ بھی مسیح کی آمد سے ہی وابستہ ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ ان کے نزدیک عیسائیت کا غلبہ مقدر ہے۔ اور ضروری ہے کہ اس کی ترقی ہو۔ لہذا یہ لازمی امر ہے کہ مسیح دوبارہ آئے۔ اور مسیح کی دوبارہ آمد ان کے نزدیک تبھی ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ زندہ موجود ہو چنانچہ مندرجہ ذیل حوالوں سے یہ اندازہ لگانا آسان ہو جائے گا۔ کہ عیسائیوں نے اپنی کس قدر امیدیں اور آرزوئیں مسیح کی آمد ثانی سے وابستہ کر رکھی ہیں۔ اور بالکل عام مسلمانوں کی طرح اور اسی انداز پر اپنے موعود کے منتظر اور شدید خواہشمند ہیں۔ اور اس کی آمد کو کس طرح اپنے لئے ترقی اور غلبہ اور عظمت کا نشان اور سبب سمجھتے ہیں۔

کتاب "المسیح آئے" کا مصنف لکھتا ہے:۔

"پہلے مسیح آیا۔ اور دنیا نے اس کا انکار کیا۔ لیکن دوبارہ آمد کے وقت اس کا ایسی حالت میں ظہور ہو گا کہ وہ مبارک اور غالب اور یکتا ہو گا۔ بادشاہوں کا بادشاہ خداوندوں کا خداوند۔ اور وہ اپنے جلال اور مجد کے تخت پر جانشین ہو گا۔ اور تمام مومن اس سے خوش ہوں گے۔ اور وہ انصاف کے ساتھ زمین کی تمام قوموں کی عدالت کرے گا۔ پس تیری آنکھوں کے لئے کیا خوشنما منظر ہے۔ کہ تو بادشاہ کو اپنی شوکت و رعب میں بیٹھے ہوئے دیکھے۔"

(بحوالہ ریویو آف ریلیجنز جون ۱۹۳۶ء)

پادری برکت اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"جب مسیح پھر آئے گا۔ تو خدا کی جلیل بادشاہی کو قائم کرے گا۔ اور اس آسمانی بادشاہت کی کاملیت۔ اور بے عیبی کی تیاری میں نہ صرف دنیا کی بلکہ اپنے برگزیدہ لوگوں کی بھی عدالت کرے گا جس روز کہ مسیح پھر آئے گا۔ اور آدمیوں کے چھپے خیالات اور کام ظاہر ہوں گے تو وہ نہ صرف اپنے برگزیدہ لوگوں کا بلکہ تمام بنی آدم کا بھی انصاف کرے گا۔ سب اقوام اس کے سامنے تختِ عدالت کے سامنے جمع ہوں گی۔ یعنے جنہوں نے اس کا نام سنا ہے۔ اور جنہوں نے اس کا نام نہیں سنا۔ دونوں جمع ہوں گے۔ اور جیسا کہ ہر فرد بشر نے "محبت کی شریعت" کو مانا یا نہ مانا ویسا ہی فیصلہ ہو گا۔"

(اسلام اور مسیحیت صفحہ ۱۴۵)

یہی مصنف اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۱ پر عیسائیت کی تاریخ میں آئندہ زمانے کا سب سے بڑا واقعہ مسیح کی آمد ثانی کو قرار دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

"آنے والے زمانے کا سب سے بڑا اور اہم واقعہ مسیح کی دوسری آمد ہے مسیح خود اور اسکے رسول بھی اس بڑے دن کی راہ دیکھتے تھے۔ جب وہ آکر اس دنیا کی تاریخ کو ختم کر کے خدا کی کامل اور جلیل بادشاہی کو قائم کرے گا۔"

مشہور پادری یوٹال اپنی کتاب "مسیح کی آمد ثانی" کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں:۔

"مسیح کی آمد ثانی ایک حقیقت ہے۔ اور اس حقیقت کے انکار سے انسانی امیدوں اور روحانی آرزوؤں کا سارا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ اور مذہب بے جان اور بے معنے رہ جاتا ہے۔ اور گنہگار کی تمام آس اور امید ٹوٹ جاتی ہے۔ اور انسان ناامیدی کے دشت میں بھٹک کر دہریت کے بحر بے کنار میں غوطے کھاتا پھرتا ہے۔"

(مسیح کی آمد ثانی از پادری ٹال صفحہ ۵)

اسی مسئلہ کو وہ مزید تشریح اور اس کی تاریخی اور روحانی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے اس کتاب کے صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں۔

"مسیحی مذہب دو عظیم الشان واقعات کا اظہار ہے۔ اول دنیا کی تاریخ کا وہ رفیع الشان واقعہ جس کی رو سے مسیح خداوند جو جلال کا بادشاہ ہے۔ اس دنیا میں آیا۔ اس کا تجسم اور تعلیم اور فوق الفطرت کام اور صلیبی موت اور قیامت اور مبارک صعود۔۔۔ اس موعود کی پہلی آمد کے تاریخی مظہر ہیں۔ اور انجیل شریف کے پہلے چار صحیفوں میں ان سب باتوں کا مفصل بیان پایا جاتا ہے دوسرا واقعہ مسیح موعود کی آمد ثانی ہے جس کا عجیب انتظار مسیحی دنیا کے علاوہ عنقریب تمام بنی نوع انسان کی امیدوں اور آرزوؤں میں بھی نظر آتا ہے۔ یہ جلالی واقعہ سب چیزوں کی بحالی کا وقت تازگی کا دن اور آخری وقت اور خدا کا جلیل دن اور خدا کا ظہور اور مسیح کی آمد کا روز اور خداوند کا دن کہلاتا ہے۔ یہی حساب کا دن اور روز جزا ہے۔" (متی ۲۵۔ ۱۹-۳۰۔ اعمال ۱۷-۳۱)

"اسی دن خدا الکستی سب قوموں کی عدالت یسوع مسیح کی معرفت کرے گا۔

زبور ۹۶: ۱۳ مسیح کی آمد کا انتظار بائیبل شریف کی نبوتوں کے علاوہ دیگر مذاہب کی روایات اور ان کے اعتقادات اور آئندہ دائمی امن اور امیدوں کی تکمیل کی حقیقت کا اظہار اور نیچر کی آواز ہے۔ دنیا میں ہر زمانہ اس انتظار میں بے قراری کا طوفان مچا رہا ہے۔"

(مسیح کی آمد ثانی از پادری یوٹال شائع کردہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور)

ان مباحث سے یہ اندازہ کرنا چنداں مشکل نہیں۔ کہ عقیدہ حیاتِ مسیح عیسائیت کے لئے کس قدر بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ عیسائی آج تک حضرت مسیح کو زندہ اور پائندہ خیال کرتے ہیں۔ اور ان کی کتب اس بات کی شاہد ہیں۔ کہ ان کی دوسری بعثت ضرور ہو گی عیسائی حضرات کے نزدیک ان کی اس دوسری بعثت سے مراد بعینہٖ ابن مریم کی آمد ہے نہ کہ کسی اور کی۔ پس اگر ان کی وفات ثابت کر دی جائے تو یقیناً موجودہ عیسائیت کا سب تار و پود بکھر کر رہ جاتا ہے۔ اور اسکے پنپنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔

چندہ حفاظتِ مرکز کے وعدے پورے کرنیوالے احباب

جن احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہوئے ہیں۔ یا اب کئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور جن دوستوں نے یہ وعدے ابھی تک ادا نہیں کئے۔ ان کو جلد پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نمبر شمار	وعدہ پورا کرنے والوں کے نام	رقم ادا کردہ
۱۷۷۳	چوہدری اللہ دتا صاحب داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ	۵۰-۰-۰ روپے
۱۷۷۴	ملک احمد الدین صاحب دنیا پور ملتان	۱۴-۰-۰ "
۱۷۷۵	محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ، ناصرہ بیگم صاحبہ، جمیلہ بی بی صاحبہ، ایک عدد کلپ طلائی، دو عدد انگوٹھی طلائی، ایک انگوٹھی طلائی، سکینہ بیگم صاحبہ، فضل بی بی صاحبہ، دو عدد کانٹے طلائی، چار عدد چوڑیاں نقرئی — کوئٹہ	۲۰۲-۰-۰ "
۱۷۷۶	چوہدری محمد ابراہیم صاحب گوٹھ جلال الدین سندھ	۵۰-۰-۰ "
۱۷۷۸	محترمہ منورہ بیگم صاحبہ پنڈدادن خاں ضلع جہلم	۶-۰-۰ "
۱۷۷۹	محترمہ تاج بی بی صاحبہ " " "	۱۰-۰-۰ "
۱۷۸۰	منشی محمد حسین صاحب مدرس چک ۷۸ بھاگاں والہ سرگودھا	۳۳-۰-۰ "
۱۷۸۱	چوہدری غلام حیدر صاحب پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ	۴۵-۰-۰ "
۱۷۸۲	شیخ عظیم الدین صاحب حیدرآباد سندھ	۱۴۵-۰-۰ "
۱۷۸۳	محمد موسیٰ صاحب کمال ڈیرہ سندھ	۵۱-۰-۰ "
۱۷۸۴	حکیم محمد ابراہیم صاحب بشیر آباد اسٹیٹ سندھ	۲۰-۰-۰ "
۱۷۸۵	محمد عاشق صاحب کنری سندھ	۳۵-۰-۰ "
۱۷۸۶	ایم۔ اے مرزا اینڈ سنز چمن	۳۰-۰-۰ "
۱۷۸۷	مکرم عبداللہ خان صاحب اگوکی	۲۷-۰-۰ "

ناظر بیت المال ربوہ

ماہ رمضان کی برکات

(از محمد فضیل صاحب منیر متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

رمضان المبارک کے مقدس اور پاک مہینے [illegible] بہت خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں اس ماہ کی برکات سے وافر حصہ لینے کی توفیق نصیب ہو رہی ہے۔

اس مبارک مہینے کی مبارک عبادت میں جو حقیقت اور حکمت مضمر ہے۔ اور اس ماہ کے روزوں سے ہمیں جن جن برکات سے حصہ مل سکتا ہے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) انسان روزہ رکھنے سے قربت الٰہی میں ترقی کرتا ہے۔ جیسا کہ خداوند تعالےٰ اپنے کلام پاک میں فرماتے ہیں۔

یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ (البقرہ ع ۲۲) یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ روزہ کی حکمت یہ ہے۔ کہ لعلکم تتقون۔ تاکہ تم کو تقویٰ حاصل ہو۔ یہ تتقون کا لفظ قرآن کریم میں تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک دکھوں سے بچنے کے معنی میں۔ دوسرے گناہ سے بچنے کے معنوں میں۔ تیسرے روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے لئے (احمدیت یعنی حقیقی اسلام صـ۵۷)

پھر حدیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ رمضان کے مہینے میں خاص طور پر رحمانی طاقتیں جنبش میں آتی ہیں۔ اور شیطانی تصرفات معطل ہو کر رہ جاتے ہیں۔ پھر فرمایا الصوم جنۃ۔ کہ روزہ بدیوں سے بچنے کے لئے بطور ڈھال کے ہے۔

(۲) دیگر عبادات کو چھوڑ کر صرف روزہ کو ہی یہ خاص شرف دیا گیا ہے۔ کہ اس کی جزا خود سبحانہ' تعالیٰ ہے۔ صحیح بخاری کتاب الصوم میں مرقوم ہے۔ کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ روزہ بدیوں کے لئے بطور ڈھال کے ہے۔ پس تم میں سے کوئی بے حیائی اور بدگوئی نہ کرے۔ اور اگر کوئی اس سے لڑ پڑے۔ تو لڑائی سے اس کا جواب نہ دے۔ بلکہ دو دفعہ یہ کہے انی صائم۔ کہ بھئی میں تو روزہ دار ہوں۔ پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ روزہ دار اپنا کھانا اور پینا اور اپنی خواہش میری خاطر چھوڑتا ہے۔ اس لئے روزے خاص میرے لئے ہیں۔ اور میں ہی ان کی جزا ہوں گا۔ الصوم لی و انا اجزی بہ۔

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ اے ابو امامہ۔ اگر تو نفع مند باتوں کے جاننے کا خواہشمند ہے۔ تو تجھ پر فرض ہے۔ کہ تو روزے رکھا کرے۔ فانہ لاعدل لہ'۔ (سنن نسائی) کیونکہ اس کے برابر اور کوئی نیکی نہیں۔

(۳) رمضان سراسر خیر و برکت ہے۔ فرمایا۔ فمن تطوع خیرًا فھو خیر لہ و ان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ (البقرہ ۲۳) یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو۔ تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔" (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۴) روزہ سے روحانی راحت، سکون حاصل ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔ "میں نے دیکھا ہے کہ قطع نظر اس سے کہ روزہ ایک عبادت ہے۔ اس میں ایسی روحانی راحت اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ جو یقینًا جب روزہ نہیں ہوتا۔ محسوس نہیں ہوتا۔ روزہ میں ایسی حالت ہوتی ہے۔ گویا جس طرح سخت سردی اور بارش میں چلتے چلتے انسان ایک گرم مکان میں داخل ہو جاوے۔ جس طرح وہ اس وقت گرمی سے یکدم آرام اور اطمینان میں ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ رکھ کر انسان اطمینان اور آرام حاصل کرتا ہے۔" (اخبار الفضل مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۲۵ء)

(۵) پھر جس طرح نماز تزکیہ نفس کا باعث ہوتی ہے۔ اسی طرح روزہ سے تجلی قلب حاصل ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینے کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ .... اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء صـ۹)

(۶) اسی مہینہ میں تمام برکات و حسنات کی جامع کتاب قرآن پاک اتاری گئی۔ احادیث میں منقول ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام سال کے مہینوں میں سے خاص طور پر اس مہینہ میں دور قرآن کثرت سے کیا کرتے تھے۔"

(بخاری و مسلم)

(۷) اسی مہینہ میں بوجہ روزوں کے انسان خصوصیت سے ذکر الٰہی کر سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز لعلکم تشکرون (البقرہ ع ۲۳) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یعنی ایک فائدہ تو یہ مدنظر ہے۔ کہ تم ان دنوں میں بوجہ سارا دن کھانے پینے کے شغلوں سے فارغ رہنے کے اور مادیت کی طرف سے توجہ ہٹ جانے کے اللہ تعالےٰ کا زیادہ ذکر کرو گے۔"

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام صـ۵۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ "مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان بھوکا رہے۔ بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان میں بہت عبادت کرتے تھے .... بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملے۔ مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہ کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ اسی طرح روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔" (بدر جنوری ۱۹۰۷ء صـ۱)

(۸) اس سے تمام مسلمانوں کو صبر کی مشق ہوتی ہے۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضؓ فرماتے ہیں:۔ "اس کے ساتھ یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ روزہ میں صبر کی بھی مشق کرائی جاتی ہے۔ کیونکہ جب ایک انسان بھوک اور پیاس پر صبر کر سکتا ہے۔ تو وہ اور کاموں پر بھی صبر کرے گا۔ اور صبر کرنے والوں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الصابرین۔"

(ماخوذ)

(۹) روزہ رکھنے سے نماز تہجد کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ کہ انسان جب سحری کے وقت اٹھتا ہے۔ تو اس کو تہجد کی نماز کی بھی توفیق ملتی ہے۔ گویا روزہ تہجد کی بھی مشق کرا دیتا ہے۔

(۱۰) رمضان کی راتیں قبولیت دعا کے لئے خاص ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "رمضان کا مہینہ وہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون۔ کہ رمضان کے ایام ایسے مبارک ہیں۔ کہ ان دنوں عبادتوں کے بعد جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں۔ تو تو انہیں کہہ دے۔ کہ میں بالکل قریب ہوں۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان، جب مجھے کوئی پکارنے والا پکارتا ہے۔ تو میں اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں۔ گویا رمضان کی راتیں دعاؤں کی قبولیت کے لئے خاص ہیں۔" (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء)

(۱۱) روزہ ایسی بہت سی فضول عادتوں کو جنہیں بظاہر انسان سمجھتا ہے کہ وہ چھوٹ نہیں سکتیں۔ چھڑا دیتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ نسوار۔ پان حقہ کے عادی ہوتے ہیں۔ اور ان کا ترک کرنا ان کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن روزہ ان تمام چیزوں کو چھوڑنے کی مشق کرا دیتا ہے۔ جب صبح سے شام تک انسان یہ چیزیں چھوڑ دیگا۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان کو بالکل ترک نہ کر سکے۔

(۱۲) روزہ رکھنے والوں سے اللہ تعالےٰ امتیازی سلوک فرمائیگا۔ احادیث میں مروی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ جنت میں ایک خاص دروازہ ہے۔ جس کا نام ریان ہے۔ اس میں سے قیامت کے دن صرف روزہ رکھنے والے ہی داخل ہوں گے۔ ان کے سوا اس میں سے کوئی اور داخل جنت نہ ہوگا۔ ...... جب وہ داخل ہو جاویں گے۔ تو دروازہ بند کر دیا جائیگا۔

(۱۳) اس مہینہ میں روحانی قوتیں تیز ہوتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ (الحکم جلد ۵ ع ۲۷ پرچہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء)

(۱۴) پھر رمضان کے مبارک مہینے میں شریعت اسلامی کے مطابق سحری و افطاری کے اوقات کا تعین خاص اوقات میں روزہ رکھنا۔ اور کھولنا مسلمانوں میں ضبط اوقات کی روح پیدا کرتا ہے۔

(۱۵) مومنین کے دلوں میں روزہ رکھنے سے شکرگذاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "دوسرے یہ فائدہ مدنظر ہے۔ کہ اس طرح بھوک کی تکلیف محسوس کر کے تمہارے دل میں شکرگذاری کا مادہ پیدا ہو۔ کیونکہ انسان کا قاعدہ ہے۔ کہ جب تک اس کے پاس کوئی نعمت ہوتی ہے۔ اس کی اسے قدر نہیں ہوتی۔ جب چھن جائے۔ تو اس کی قدر محسوس ہوتی ہے۔" (احمدیت صـ۵۷)

(۱۶) مسلمان قوم بحیثیت مجموعی جفاکش بنتی ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ "اسلام نہیں چاہتا۔ کہ لوگ سست اور غافل ہوں۔ اور تکلیف برداشت کرنے کی ان میں عادت نہ ہو۔ بلکہ وہ یہ چاہتا ہے۔ کہ ضرورت کے وقت وہ ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور روزے ہر سال مسلمانوں کے اندر یہ مادہ پیدا کر جاتے ہیں۔ اور جو لوگ اسلام کے اس حکم پر عمل کرنے والے ہوں۔ وہ کبھی عیاشی اور غفلت میں مبتلا ہو کر ہلاک نہیں ہو سکتے۔" (احمدیت یعنی حقیقی اسلام صـ۵۸)

کوئی ہوشمند انسان احرار کی متشددانہ پالیسی کی تائید و حمایت نہیں کرسکتا (آئی جی پولیس پنجاب)

[illegible] حافظہ [illegible]
[illegible] جائے

[illegible] فیصلہ کیا گیا۔ کہ ہم مرکزی حکومت [illegible] ملک بھر میں یکساں [illegible] جائے۔ مرکزی حکومت کو تعاون [illegible] کرنا چاہیئے۔ کہ پاکستان کے دوسرے صوبوں میں بھی ایسی ہی کارروائی کی جائے۔ [illegible] پر صرف ایک آدھ صوبے میں پابندی عائد کرنا بے معنی ہوگا۔ ہمارا یہ بھی خیال تھا کہ اگر مرکزی حکومت اس مرحلہ پر کارروائی کرنا پسند نہ کرے تو شاید حکومت پنجاب کے لئے تنہا کارروائی کرنا مناسب ہو۔ (د) اگر حکومت ان خیالات سے متفق ہو۔ تو چیف سیکرٹری کی منظوری کے لئے موزوں مسودہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

توجہ طلب نوٹ

یہ نوٹ مسٹر قربان علی خان آئی جی کے سامنے رکھا گیا۔ اس پر ان کا تبصرہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے جو خصوصی توجہ کا طالب ہے۔

"معلوم نہیں ہم اس مرحلہ پر کب تک رہیں گے کہ روزانہ لکھ لکھ کر حکومت کو آگاہ کرتے رہیں۔ کہ احرار کیا کر رہے ہیں۔ اور انہیں بروقت روکا نہ گیا۔ تو ان سے کس کس بات کی توقع ہوگی؟ احرار نے کیمپ میں جو کارخ لیا ہے؟ اس کا یقینی اظہار کرنے کے لئے وہ پہلے ہی کافی کچھ کر چکے ہیں۔ کم از کم میرے دل کو تو یقین ہے کہ اگر حکومت نے احرار کو نظر انداز کرنے کی موجودہ پالیسی جاری رکھی تو احرار جلد یا بدیر کوئی ایسا گھناؤنا جرم کریں گے۔ کہ حکومت کے لئے سی آئی۔ ڈی کی بار بار کی پر زور رپورٹوں پر عمل سے قاصر رہنے کی توجیہہ کرنا مشکل ہو جائے گا۔

"میں جانتا ہوں یہ فیصلہ کرنا بڑا دشوار ہے لیکن کسی نہ کسی کو آخر یہ فیصلہ کرنا ہی پڑے گا۔

"مرکزی حکومت غالباً کسی ایسے معاملے میں الجھنے کو تیار نہیں ہے جس سے ذرا سی مخالفت بھی پیدا ہونے کا امکان ہو۔ یہ بات اس وقت تو اور بھی زیادہ صحیح ہے۔ جب معاملہ ایسا ہو۔ جسے احمدیوں اور تمام مسلمانوں کی مذہبی نزاع قرار دے کر اس سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اور ایسا ہونا عین ممکن ہے در حقیقت جیسے ہی احرار پر ہاتھ ڈالا گیا۔ ان کی طرف سے یہ مسئلہ کھڑا کر دیا جائے گا لیکن کسی نہ کسی حکومت کو عوام کی صحیح راہنمائی کرنی ہی ہوگی۔ اگر ہر پارٹی کو یہ ڈر ہے۔ کہ احرار حزب مخالف سے مل جائیں گے تو کوئی بھی امن و قانون اور نظم و ضبط کو برقرار نہیں رکھ سکے گا۔ در حقیقت آج احرار کی کچھ بھی طاقت نہیں ہے۔ لیکن کل کلاں وہ طاقتور ہو سکتے ہیں۔ کوئی ہوشمند انسان ان کی متشددانہ پالیسی کی تائید و حمایت نہیں کر سکتا۔ اگر حکومت کو یقین ہے۔ کہ احرار کا طرز عمل کارروائی کا تقاضا کرتا ہے۔ تو مجھے یہ عرض کرنا ہے۔ کہ آج کا دن اس کارروائی کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہے۔ عزت مآب وزیر اعلیٰ کے مری جانے سے قبل عزت مآب وزراء، چیف سیکرٹری، ہوم سیکرٹری، ڈی آئی جی سی آئی ڈی، اور آئی جی کی میٹنگ بلانا سود مند ہوگا"

وزیر اعلیٰ نے تجاویز پر غور کرنے کے لئے ۲۵ مئی ۱۹۵۲ء کو افسروں کا ایک اجلاس طلب کیا۔ اگرچہ مسٹر قربان علی خان نے مشورہ دیا تھا کہ وزیروں کو اجلاس میں بلایا جائے۔ مگر وزیر اعلیٰ نے یہ تجویز پسند نہیں کی۔ اور کسی وزیر کو نہیں بلایا۔ اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام موجودہ ہدایت نامہ جس میں احرار یا احمدیوں کے جلسوں پر پابندی عائد کرنے کا معاملہ ان کی سوجھ بوجھ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ غیر اطمینان بخش ہے۔ اس لئے اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کی جائے کہ جب بھی ان دونوں میں سے کوئی جماعت جلسہ منعقد کرنا چاہے۔ وہ اسے بلا استثناء دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت ممنوع قرار دے دیں۔ لہٰذا چیف سیکرٹری نے ۵ جون کو تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو حسب ذیل ڈی۔ او گشتی مراسلہ بھیجا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

جون ۱۹۵۴ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

اگر آپ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ تو وی پی کی نوبت ہی نہیں آ سکتی۔ خواہ مخواہ وی پی کا خرچ بھی آپ کے ذمہ پڑ جاتا ہے۔ وی پی واپس آنے پر تاوصولی قیمت اخبار روک دیا جاتا ہے

۲۵۱۲۸ محمد قاسم صاحب دکن ۷ جون ۱۹۵۴ء
۲۳۹۴۸ منشی نتھے خان صاحب ۵ ″ ″
۲۳۸۱۹ چوہدری فضل احمد صاحب ۶ ″ ″
۲۲۲۹۴ محمد شفیع صاحب ۵ ″ ″
۲۳۷۵۱ حافظ احمد دین صاحب ۶ ″ ″
۲۵۱۷۴ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی ۶ ″ ″
۲۲۷۸۶ ذکی جنرل سٹور ۱۸ ″ ″
۲۳۷۸۸ چوہدری محمد السمیع صاحب ۱۶ ″ ″
۲۲۷۹۲ تحریک جدید سٹور [illegible] ″ ″
[illegible] چوہدری غلام [illegible] صاحب ۸ ″ ″
۲۵۱۷۶ میاں رحمت اللہ صاحب ۹ ″ ″
۱۴۳۰۶ چوہدری نادر علی صاحب ۹ ″ ″
۲۵۴۷۵ چوہدری عبد العزیز صاحب ۸ ″ ″
۲۴۴۳۶ غلام محمد صاحب مدرس ۹ جون ۱۹۵۴ء
۲۵۲۱۳ فتح دین صاحب سیال ۱۰ ″ ″
۲۳۸۲۱ چوہدری شاہ محمد صاحب ۹ ″ ″
۲۱۹۲ صاحبزادہ محمد طیب صاحب ۹ ″ ″
۲۵۵۹۹ محمد عظیم الدین صاحب ۱۰ ″ ″
۲۵۶۶۶ بشیر احمد صاحب ۱۱ ″ ″
۲۵۶۶۸ میاں محمد شریف احمد صاحب ۱۲ ″ ″

۹۳۱۹ شیخ محمد حسین صاحب عبد العزیز صاحب ۱۰ جون ۱۹۵۴ء
۱۳۰۶۰ قریشی احمد شفیع صاحب ۱۱ جون ۱۹۵۴ء
۲۴۴۴۱ گلوب موٹر کمپنی ۱۱ ″ ″
۲۴۴۴۳ احمد علی صاحب ہرکارہ ۱۲ ″ ″
۲۴۴۶۲ شیخ فیروز الدین صاحب ۱۱ ″ ″
۲۴۴۴ راجہ نواب علی صاحب ۱۲ ″ ″
۲۴۸۶۳ سید محمد ہاشم صاحب ۱۰ ″ ″
۲۵۱۱۵ چوہدری کلرک محمد اسمٰعیل صاحب ۱۱ ″ ″
۲۵۱۱۷ حکیم محمد لطیف صاحب ۱۱ ″ ″
۲۱۴۷۳ ماسٹر عبد المجید صاحب ۱۰ ″ ″
۲۵۶۶۲ حکیم محمد لطیف صاحب ۱۱ ″ ″
۲۵۵۲۵ چوہدری نصیر احمد صاحب ۱۳ ″ ″
۲۵۲۱۶ ″ عبد الغنی صاحب ۱۳ ″ ″
۲۱۲۴۵ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب ۱۴ ″ ″
۲۷۵ حاجی غلام احمد خان صاحب ۱۵ ″ ″
۱۶۲۷۳ فتیح اسلام باری صاحب ۱۴ ″ ″
۲۱۸۶۹ چوہدری عنایت محمد صاحب ۱۴ ″ ″
۲۰۴۷۹ ہیڈ ماسٹر صاحب گھٹیالیاں ۱۴ ″ ″
۲۴۱۶۷ میاں محمد اکمل صاحب ۱۴ ″ ″
۱۵۵۲۵ ماسٹر عزیز حسین صاحب ۱۴ ″ ″

۲۱۰۴۸ سردار امیر محمد خان صاحب ۱۰ جون ۱۹۵۴ء
۲۴۴۶۱ ڈاکٹر غلام احمد صاحب ۱۵ ″ ″
۲۵۱۲۵ دوست محمد صاحب شمس ۱۵ ″ ″
۲۵۱۶۰ ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ۱۵ ″ ″
۲۵۱۸۲ چوہدری عنایت اللہ صاحب ۱۵ ″ ″
۲۵۴۲۹ دوست محمد صاحب ۱۵ ″ ″
۲۴۸۷۵ مسجد احمدیہ ترکھا ۱۶ ″ ″
۲۵۵۱۶ میاں محمد عبد القیوم صاحب ۱۵ ″ ″
۲۵۲۳۲ بابو عطاء اللہ الٰہی بخش صاحب ۱۶ ″ ″
۲۵۵۳۰ ماسٹر عبد القادر صاحب ۱۶ ″ ″
۲۵۰۱۲ چوہدری عبد الوحید خان صاحب ۱۵ ″ ″
۲۳۸۲۵ چوہدری محمد حسین صاحب ۱۶ ″ ″
۲۵۱۰۵ مولوی امام الدین صاحب ۸ ″ ″
۲۳۸۳۰ شیخ عظیم الدین صاحب ۱۸ ″ ″
۲۳۴۵۶ ماسٹر فضل دین صاحب ۱۷ ″ ″
۲۵۵۳۲ صوبیدار عبد الغفور صاحب ۱۸ ″ ″
۲۴۴۵۵ ملک غلام حسین صاحب ۱۸ ″ ″
۲۴۴۳۱ سلیم احمد صاحب ۱۹ ″ ″
۲۵۲۸۱ کپٹن سید محمود احمد شاہ صاحب ۱۹ ″ ″
۲۵۲۷۹ انجمن احمدیہ کھنڈ یارو ۱۹ ″ ″
۲۴۰۹۱ مرزا عزیز احمد صاحب ۲۰ ″ ″
۲۳۱۷۸ آر۔ یو۔ باجوہ ۲۱ ″ ″
۲۵۳۶۱ میاں محمود وارث صاحب ۲۲ ″ ″
۱۸۹۸ ملک سراج الدین صاحب ۲۲ ″ ″

۲۵۵۳۶ ماسٹر رشید احمد صاحب ۲۲ جون ۱۹۵۴ء
۲۵۵۶ ایم محمد یوسف صاحب ۲۴ ″ ″

احرار کانفرنسوں میں ہونے والی تقریروں کے لہجے میں عام طور پر ضبط نفس اور صحت مندانہ انداز کا فقدان ہے

(چیف سیکرٹری)

چیف سکرٹری کا مراسلہ

(۱) "مکرمی! ہوم سیکرٹری کے ڈی۔او۔ مراسلہ نمبر ۱۷۰۰ ۲۳ ۷/ ۵۱ ـ ۲۷ ـ ۱۰۰۲ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۱ء کے سلسلے میں جو اوپر لکھے ہوئے موضوع کے متعلق تمام ڈپٹی کمشنروں کو بھیجا گیا تھا۔ مجھے آپ تک ذیل کی باتیں پہنچانے کی ہدایت کی گئی ہے

(۲) "حکومت نے اس امر کو تشویش کی نگاہ سے دیکھا ہے کہ احرار احمدیہ تنازع کم ہونے کی بجائے اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ اسے فی الفور۔ اور سختی سے نہ روکا گیا تو یہ امن عامہ کے لئے حقیقی خطرہ بن جائے گا۔ احرار کانفرنسوں میں ہونے والی تقریروں کے لہجے میں عام طور پر ضبط نفس اور صحتمندانہ انداز کا فقدان ہے۔ ان کے رہنماؤں نے حال ہی میں جو تقریریں کی ہیں۔ وہ خاص طور پر بڑی اشتعال انگیز تھیں۔ دوسری طرف جماعت احمدیہ جس کے خلاف عوام کے ایک طبقہ میں کھلا بغض ہے۔ ان جذبات کے باوجود ـــ یا شاید انہی کے باعث ـــ اپنی تبلیغی کانفرنسیں اکثر اور کھلم کھلا کرنے پر اصرار کر رہی ہے۔ یہ موقف اس کے خلاف تازہ ہنگامے مشتعل کرنے کے سوا کچھ نہیں کرتا۔ حکومت نے کامل احتیاط سے غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا ہے۔ کہ امن عامہ کے وسیع مفاد کے پیش نظر احرار احمدیوں دونوں میں سے کسی کو بھی کسی نام یا پردے میں عوامی جلسے کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اسلئے ان دونوں پارٹیوں میں سے جب بھی کوئی عوامی جلسہ کرنا چاہے آپ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت امتناعی کارروائی کریں۔ یہ ہدایت نامہ اس پہلے ہدایت نامے کو منسوخ کرتا ہے۔ جس کا ابتداء میں حوالہ دیا گیا ہے۔ اور جس میں امتناعی کارروائی کرنے کا فیصلہ ڈپٹی کمشنروں کی سوجھ بوجھ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ جب تک اس نئے ہدایت نامہ میں ترمیم نہیں ہوتی یا اسے واپس نہیں لیا جاتا۔ احرار اور احمدیوں کے جلسوں کے متعلق امتناعی کارروائی بلا استثنا ہر صورت میں کی جائے گی۔ آپ جو کارروائی کریں۔ اور اس کا جو بھی ردعمل ہو۔ اس کی رپورٹ حکومت پنجاب کی اطلاع کے لئے جس قدر جلد ہو سکے بھیجدیں۔"

احرار کی نئی چال

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے جب اس ہدایت نامہ پر عمل کیا۔ تو احرار بڑی گہری چال چلے۔ انہوں نے اپنے جلسوں کے مقام عام مقامات سے ہٹا کر مساجد میں بدل لئے اور وہاں بڑے بڑے اجتماع جمعہ کی نماز سے پہلے اور بعد میں خاص طور پر ہونے لگے۔ تازہ صورت حال پر آئی۔ جی! ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) ہوم سیکرٹری اور مشیر قانون نے ۱۹ جون ۱۹۵۲ء کے اجلاس میں غور کیا۔ اس اجلاس میں جو فیصلے ہوئے۔ ان کے پیش نظر حسب ذیل ہدایات تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور کمشنروں کو لاسلکی کے ذریعہ سے ارسال کر دی گئیں۔ ان ہدایات کی ترسیل سے قبل چیف سیکرٹری انہیں ملاحظہ کر کے منظور کر چکے تھے۔

"حکومت سے رپورٹ کی گئی ہے کہ احرار جمعۃ الوداع کی نماز سے فوراً پہلے یا بعد مساجد میں احمدیوں کے خلاف جلسے کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کے ضلع میں احرار ایسا کرنے کا ارادہ کر رہے ہوں تو آپ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت اس روز عوامی جلسوں کی ممانعت کا حکم صادر کر دیں۔ لیکن اس میں جلسے کے مقام کا کوئی ذکر نہ لائیں۔ پھر آپ مسجد کے امام متولیوں اور منتظموں کو بلا بھیجیں اور ان کے ذہن نشین کریں کہ انہیں اس قانون کی خلاف ورزی میں شریک نہیں ہونا چاہیئے اور نہ کسی سیاسی جماعت کی سرگرمیوں کی پیش برد کے سلسلے میں ایک عبادتگاہ کی توہین کا موجب بننا چاہیئے۔ ان پر واضح کر دیا جائے کہ اس حکم کی خلاف ورزی کی صورت میں آپ نہ صرف اجتماع میں تقریر کرنے والوں کے مہتمموں اور اس کی روح رواں بننے والوں کے خلاف کارروائی کریں گے۔ بلکہ مسجد کے منتظموں کے خلاف بھی اعانت جرم کے الزام میں کارروائی کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ حکومت اس بات سے آگاہ ہے کہ ایک عوامی جلسے کو نماز کے اجتماع سے ملایا جا سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نماز سے فوراً پہلے یا پیچھے کی تقریروں یا خطبے کے لہجے اور رجحان سے نماز کی جماعت پر عوامی جلسے کا رنگ چڑھ جائے۔ لیکن حکومت کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ ایسی صورتیں جلسہ کرنے والوں کو آپ کے حکم کی خلاف ورزی کے عواقب سے قانونی طور پر ہرگز نہیں بچا سکیں گی ایک غیر معمولی گزٹ آج شائع ہو رہا ہے۔ جس میں آگاہ کیا گیا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت عوامی جلسوں پر پابندی کے حکم کی خلاف ورزی کو ایسے جرائم قرار دیا گیا ہے۔ جو ناقابل ضمانت اور قابل دست اندازی پولیس ہیں۔ آپ کو اس گزٹ کی نقول اپنے دفتر پر مل جائیں گی اس دوران میں اسی طریق پر عمل پیرا ہوں۔ حکومت عنقریب آپ کو دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت اس ضمن میں صادر ہونے والے حکم کا نمونہ ارسال کرے گی۔ آخر میں یہ بات احتیاط سے نوٹ کر لی جائے۔ کہ حکومت یہ ہرگز نہیں چاہتی۔ کہ جو جلسے مسجدوں میں یا تقدیس و عبادت کے دوسرے مقامات پر ہو رہے ہوں۔ انہیں بزور منتشر کیا جائے یا اختتام سے قبل ان میں کسی طرح کی مداخلت کی جائے۔ حکومت یہ بھی نہیں چاہتی کہ گرفتاریاں اس وقت عمل میں آئیں۔ جب لوگ ان جلسوں کے لئے اکٹھے یا ان کے بعد منتشر ہو رہے ہوں۔ ٹھیک طریق کار یہ ہوگا۔ کہ کیس رجسٹرڈ کر لیا جائے۔ اور مجرموں کو جلسہ کا جوش و خروش ختم ہونے کے بعد مناسب وقت اور مقام پر گرفتار کیا جائے۔ جو کیس رجسٹرڈ کئے جائیں۔ ان کے بارے میں سختی سے قانونی کارروائی کی جائے آپ کو اور آپ کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جمعہ کو اور جس دن کوئی گرفتاری ہونے والی ہو۔ اس روز بھی اپنے ہیڈ کوارٹرز میں موجود رہنا چاہیئے۔"

اس کے ساتھ ہی گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں ایک آرڈیننس نافذ کیا گیا۔ جس کے ذریعہ سے عوامی جلسوں کی ممانعت کے متعلق دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت صادر ہونے والے حکم کی خلاف ورزی کو ناقابل ضمانت اور قابل دست اندازی پولیس جرم قرار دیا گیا۔

چیف سکرٹری، ہوم سکرٹری، آئی۔ جی اور ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) کی ۲۰ جون ۱۹۵۲ء کو وزیر اعلیٰ سے ایک ملاقات کے دوران میں تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام ذیل کا گشتی مراسلہ احرار کو یکہ و تنہا بنانے کی غرض سے بھیجا گیا۔

"خفیہ۔ ڈی۔ او نمبر ۲ ۵۲/ (HS) T ۶۷۱ پنجاب سول سکریٹریٹ ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور ۲۸ جنوری ۱۹۵۲ء۔ مکرمی! احرار احمدی تنازع کے متعلق چیف سیکرٹری کے لاسلکی پیغام مورخہ ۹ جون ۱۹۵۲ء کے سلسلے میں مجھے یہ کہنے کی ہدایت ہوئی ہے کہ حکومت چاہتی ہے اگر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت آپ کے کسی حکم کی احرار خلاف ورزی کریں۔ تو آپ صرف احرار رہنماؤں میں سے ان کے سرکردہ افراد کے خلاف کارروائی کریں۔ جن سے ارتکاب جرم ہوا ہو۔ اور ان سب افراد کو نظر انداز کر دیں جو یا تو احرار کے کارکن نہیں ہیں یا جنہیں اس قدر اہمیت حاصل نہیں ہے۔ خاص طور پر مقامی افراد اگر احرار کے بہت بڑے رہنماؤں میں سے نہ ہوں تو انہیں بالکل نظر انداز کر دیا جائے۔ مدعا یہ ہے۔ کہ احرار رہنماؤں کو باقی لوگوں سے بالکل الگ کر دیا جائے۔ اگر ہم بڑا جال ڈالیں اور دوسرے فرقوں کے افراد کو بھی محض اسلئے گرفتار کر لیں کہ احرار نے انہیں ان جلسوں میں شرکت پر قائل کر کے یا چالبازی سے آمادہ کر لیا تھا۔ تو ہم نظم و نسق چلانے والوں کے خلاف عوام کے ایک وسیع طبقے کو صف آرا کرنے کے سوا کچھ نہ کر سکیں گے۔ اگر ہم نے ان لوگوں کے خلاف بھی کارروائی شروع کر دی۔ جنہوں نے ہنگامی جوش کے تحت بعض اوقات بالکل نادیدہ و نادانستہ احرار رہنماؤں کی کٹ پتلی بننا قبول کر لیا ہے۔ تو ہم انہیں احرار سے مل جانے پر مجبور کر رہے ہوں گے۔ ان میں سے اگر کوئی شخص نادم ہو اور معافی مانگے۔ تو آپ کو یہ معافی فوراً قبول کر لینی چاہیئے۔ لیکن ایسے افراد معافی نہ بھی مانگیں۔ تو ان کے خلاف مقدمے نہ چلائے جائیں۔ اور اگر مقدمے دائر کئے جا چکے ہوں تو فوراً واپس لے لئے جائیں۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے کہ صرف احرار کے اہم اور سرکردہ رہنماؤں کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔ تو ان کی رائے فوراً حکومت کے حق میں پلٹ جائے گی۔ اور حکومت کے اہل کار جو کارروائی بھی کریں گے۔ اسے بالعموم پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

(۳) "آپ اپنے احکام کی خلاف ورزی کے الزام میں احرار کے خلاف جو مقدمات چلائیں گے۔ ان کی زور شور سے پیروی ہوگی اور اخبارات اور عوام اس سے بڑی دلچسپی لیں گے۔ آپ کے اقدام کی صحت و جواز اور حکومت کے منشا کی تکمیل کا انحصار انہی مقدمات کی کامیابی پر ہوگا۔ اسلئے آپ کو چاہیئے کہ مقدمات کے عدالت میں جانے سے قبل قانونی نکات کے بارے میں اپنے قانونی افسروں کو ان کا پوری طرح جائزہ لینے کو کہیں"۔ میں ہوں آپ کا مخلص (دستخط) غیاث الدین احمد